کی قسموں پر بہترین محققانہ بحث کر کے کتاب الٰہی کے اُن تمام مقامات کو سمجھنے کے لیے ایک کلید فراہم کر دی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے قسم کو بیانِ مدعا کا ذریعہ بنایا ہے - اگرچہ اس میں اُن سب آیات کی تفسیر نہیں کی گئی ہے جو قسم پر مشتمل ہیں، مگر جو اصولی بحث مولانا نے کی ہے وہ اُن تمام مشکلات کو دور کر دیتی ہے جو اس نوع کی آیات میں عموماً قرآن کا مطالعہ کرنے والوں کو پیش آتی ہیں - فی الواقع قرآن کی خدمت کے سلسلے میں جو چند بڑے کارنامے مصنف مرحوم سے انجام پائے ہیں، یہ رسالہ بھی انہی میں شمار کیے جانے کے لائق ہے - اُن سے پہلے کسی نے اقسام قرآن کی گتھی کو اس خوبی کے ساتھ نہ سلجھایا تھا -

ترجمہ و تفسیر پارۂ عم | ادارۂ دار الاسلام، پٹھان کوٹ - قیمت ۸ ر

قرآن مجید کے تیسویں پارے کا عام فہم ترجمہ و تفسیر معہ تشریح الفاظ - جو لوگ قرآن کا تحقیقی مطالعہ کرنے کے بجائے صرف سیدھا سادہ مفہوم سمجھنا چاہتے ہوں اُن کے لیے اس طرز کی تفسیر مفید اور انکی ضرورت کے لیے کافی ہے - ترجمہ و تفسیر کو جس حد تک ہم نے دیکھا، قابلِ اطمینان پایا -

ترتیب نزول قرآن | پروفیسر محمد اجمل خاں صاحب - ضخامت ۱۰۰ صفحات - قیمت مجلد پانچ روپیہ - کتاب گھر ۱۱ سرائے گڑھا - الہ آباد -

پروفیسر صاحب نے قرآن کی اندرونی شہادت اور دعوت اسلامی کے تاریخی ارتقاء اور روایات کی مدد سے قرآن مجید کی نزولی ترتیب معلوم کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنے نتائج تحقیق کو اس کتاب کی صورت میں پیش فرمایا ہے - ساتھ ساتھ دوسرے محققین کی تجویز کردہ ترتیب، اور متقدمین کی بتائی ہوئی ترتیب کو بھی بیان کر دیا ہے اس حد تک انکی یہ خدمتِ قرآن بہت قابلِ قدر ہے اور قرآن مجید کا تحقیقی مطالعہ کرنے والوں کو ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے لیکن جن مقدمات کے ساتھ انہوں نے اپنی اس تحقیق کو پیش فرمایا ہے، اور جو مستشرقانہ اندازِ بیان اسکے لیے اختیار کیا ہے، افسوس ہے کہ اسکے بیشتر حصہ سے اتفاق کرنا ہمارے لیے مشکل ہے - ان چیزوں کے بغیر بھی یہ تحقیق بہت اچھی طرح پیش کی جاسکتی تھی اور اس صورت میں بھی یہ اتنی ہی قابلِ قدر ہوتی جتنی اب ہے -

اس میں شک نہیں کہ قرآن کا تحقیقی مطالعہ کرنے، اور اسلام کے مزاج میں گہری بصیرت حاصل کرنے کے لیے قرآن کی ترتیب نزول سے واقف ہونا بہت کچھ مفید ہے، لیکن اس معاملہ میں اتنا مبالغہ کرنا درست نہیں ہے کہ قرآن کی موجودہ ترتیب کو غلط یا ناقص کہا جائے، اور نزولی ترتیب کے علم پر قرآن کے فہم کو موقوف سمجھا جائے، اور یہ گمان کیا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ایک صحیح ترتیب کے ساتھ ہم تک پہنچانے میں کوتاہی برتی - اس قسم کی باتیں عموماً محض نئی نئی تحقیق کے خمار کا نتیجہ ہوتی ہیں - ورنہ معمولی غور و فکر سے بھی آدمی یہ بات بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ قرآن صرف ریسرچ اسکالرس ہی کے لیے نازل نہیں ہوا ہے بلکہ عام لوگوں کی ہدایت بھی اسکے پیش نظر ہے، اور عام ہدایت کے لیے اسکی موجودہ ترتیب نزولی ترتیب کی بہ نسبت بدرجہا زیادہ بہتر ہے اگر اسے ترتیب نزول کے مطابق مرتب کیا جاتا تو کم از کم ایک ہزار سورے بنتے، اور اس ترتیب کو سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لیے ناگزیر ہوتا کہ ہر شخص کو قرآن کے ایک ایک نسخے کے ساتھ اس وقت کی تاریخ کا بھی ایک ایک نسخہ دیا جاتا، اور اس تکلف کے باوجود قرآن کی تلاوت میں وہ روانی اور وہ تاثیر نہ ہوتی جو اب ہے، بلکہ بعد کی نسلوں کے لیے وہ محض ڈاکٹریٹ کی ڈگری لینے والوں کا سا ایک خشک تحقیقی مقالہ بنکر رہ جاتا - جناب مصنف کا گمان یہ ہے کہ قرآن کی موجودہ ترتیب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے بطور خود دے لی ہے اور صحابہ نے بھی اسے کسی سوچے سمجھے ہوئے نقشہ پر مرتب نہیں کیا، بلکہ جنگ اور بدامنی کی گھبراہٹ میں یونہی جلدی سے جمع کر ڈالا - حالانکہ اگر وہ روایات سے قطع نظر کر کے خود قرآن ہی کے مضامین پر غور کریں تو انہیں اندازہ ہو جائے کہ جو کلام اس طرح متفرق طور پر مختلف حالات میں تقریباً ربع صدی تک نازل ہوتا رہا، اسے سمیٹ کر ایک مجموعہ بنا دینا خود متکلم کے سوا کسی دوسرے کے بس کا کام تھا ہی نہیں - جو نفس قدوس دعوت اسلامی کے آغاز سے لیکر اس کی تکمیل تک ایک خاص نقشے پر اپنی آیات سے اس دعوت کی رہنمائی کرتا رہا، وہی اور صرف وہی یہ جان سکتا تھا کہ ان متفرق آیات کے اندر داخلی ربط کیا ہے اور انہیں ایک مستقل دائمی ہدایت کے لیے جوڑ کر ایک وحدت بنا دینے کی صحیح صورت کیا ہے - جناب مصنف نے ان روایات پر بہت زیادہ اعتماد کیا ہے جن میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

سے نزولی ترتیب پر قرآن کو مرتب فرمایا تھا۔ حالانکہ مشتبہ صحت، اِن روایات کا مفاد اس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے کہ سیدنا علی نے محض اہلِ تحقیق کی سہولت کے لیے اس قسم کی ایک یادداشت محفوظ کرنے کی کوشش فرمائی تھی جس سے بعد کے لوگوں کو یہ بھی معلوم ہو سکے کہ قرآن کی نزولی ترتیب کیا ہے۔ رہی یہ بات کہ حضرتِ ممدوح اسی ترتیب پر مصحف کی اشاعت بھی چاہتے تھے، اور موجودہ ترتیب سے انہیں اختلاف تھا، تو اسکا قطعاً کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔

مصنف نے نزول کی جو ترتیب بیان کی ہے اسے بھی بس مجملاً ہی صحت سے قریب کہا جا سکتا ہے، ورنہ تفصیلات میں بہت کچھ اختلاف کی گنجائش ہے۔ درحقیقت نزول کے اعتبار سے سورتوں کی نمبروار ترتیب مقرر کرنا نہ تو تحقیق کے نقطۂ نظر سے درست ہے اور نہ اسکی ضرورت ہی ہے۔ زیادہ صحت کے ساتھ اگر کچھ کیا جا سکتا ہے تو وہ صرف اتنا ہی ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مختلف ادوار متعین کر کے انکے مطابق سورتوں کے الگ الگ مجموعے بنا لیے جائیں، اور یوں کہا جائے کہ فلاں مجموعہ فلاں دور کا معلوم ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ تعین کی جتنی کوشش کی جائیگی اتنی ہی صحت سے دور ہوتی جائیگی۔

قرآن کا فلسفہ مذہب ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب استادِ فلسفہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔ ضخامت ۳۲ صفحات قیمت ۸ر۔ مصنف سے مل سکتا ہے۔

یہ ڈاکٹر صاحب کا ایک لکچر ہے جو سنہ ۱۹۴۰ء میں جامعۂ عثمانیہ کے توسیعی خطبات کے سلسلہ میں پڑھا گیا تھا عنوان کو دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ اس میں کوئی فلسفیانہ بحث ہوگی، اور ایک یونیورسٹی کے استاد فلسفہ سے توقع بھی اسی کی ہو سکتی تھی۔ مگر لکچر کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک مذہبی وعظ ہے جو تصوف اور فلسفہ کی ملی جلی زبان میں دیا گیا ہے۔

ہندوستان اور مسئلہ امارت مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی۔ ضخامت ۲۰۸ صفحات۔ قیمت ۱۲ر۔ دفتر امارت شرعیہ صوبۂ بہار۔ پھلواری شریف۔ پٹنہ۔

اس کتاب کا مقصد دارالکفر یا دارالحرب میں ایک ایسی امارت شرعیہ کی ضرورت ثابت کرنا ہے جسکے